اصول عقائد

تالیف: حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ و تدوین: معارف اسلام پبلشرز

اصول عقائد

تالیف:

حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی

ترجمہ وتدوین:

معارف اسلام پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکارم شیرازی، ناصر، ۱۳۰۵ -
اصول عقائد/ تالیف مکارم شیرازی؛ ترجمه و تدوین معارف اسلام پبلشرز.- قم: نور مطاف، ۱۴۲۲ق = ۱۳۸۰
۳۸۴ص
۱۰۰ روپیه
ISBN964-93104-6-0
فهرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا
کتابنامه بصورت زیر نویس.
عنوان اصلی: پنجاه درس اصول عقاید.
۱. شیعه - عقاید ۲. شیعه اصول دین. الف. عنوان. ب. عنوان: معارف اسلام پبلشرز. ج. عنوان: پنجاه درس اصول عقاید. اردو.
۹۰۳۶ پ ۷ م/۵/BP۲۱۱ ۲۹۷/۴۱۷۲
۱۳۸۰

مؤلف: آیۃ اللہ مکارم شیرازی
مترجم: معارف اسلام پبلشرز
ناشر: نور مطاف
تاریخ اشاعت: ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ ق
تعداد: ۲۰۰۰
اشاعت: اول

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

پانچواں درس

پیغمبر اسلامؐ کا سب سے بڑا معجزہ

تمامی اسلامی دانشمندوں کا اس پر اعتقاد ہے کہ قرآن پیغمبر اسلام کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

اور یہ جو ہم کہتے ہیں کہ سب سے بڑا اس لیے کہ:

۱) قرآن ایک ایسا عقلی معجزہ ہے جو عام لوگوں کی فکر وروح کے مطابق ہے۔

۲) قرآن مجید ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے۔

۳) قرآن ایک ایسا معجزہ ہے کہ چودہ سو سال گذرنے کے باوجود پکار پکار کر کہہ رہا ہے "اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ آسمانی کتاب خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی نہیں ہے تو اس جیسی لے آئیں"!

اس قسم کے چیلنج کو جسے "تحدی" کہا جاتا ہے، قرآن مجید نے چند جگہ پر واضح طور پر دیا ہے ایک جگہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

"قل لئن اجتمعت الانس و الجن علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثله و لو کان بعضهم لبعض ظهیر" (اسراء آیت ۸۸)

کہہ دیجیے اگر انسان اور جن سب مل کر اس قرآن کی مثل لانے کی کوشش کریں تو وہ اس کی مثل نہیں لا سکیں گے......

ایک اور جگہ میں قرآن مجید مقابلہ کی دعوت کو آسان کر کے فرماتا ہے:

"ام یقولون افتراه قل فاتوا بعشر سور مثله مفتریات و ادعوا من استطعتم من دون الله ان کنتم صادقین" (ہود آیت ۱۳)

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے "قرآن کو" خود بنایا ہے؟ کہہ دیجیے اگر تم سچے ہو تو اس جیسی خود ساختہ دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلاؤ۔

اسکے بعد مزید فرماتا ہے کہ اگر یہ دعوت قبول نہ کریں تو جان لیجیے کہ یہ آیات خدا کی طرف سے ہیں (سورہ ہود آیت ۱۴)

ایک اور آیہ مبارکہ میں اللہ تعالی نے مقابلے کی شرائط کو کم کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

"و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثله و ادعوا شهدائکم من دون الله ان کنتم صادقین" (سورہ بقرہ آیت ۲۳)

پس یہ کتاب (قرآن) جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے اس میں اگر آپ کو شک ہے تو کم از کم اس سورة جیسی ایک سورة تو لائیں پس خداوند متعال کے علاوہ اپنے گواہوں (اور منکرین) کو لائیں اگر تم سچ کہتے ہو۔

اسکے بعد والی آیہ مبارکہ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ:

اگر وہ "یعنی کفار" اس کام کو انجام نہ دے سکے اور وہ ہرگز اس کام کو انجام نہیں دے سکتے، تو پس کہہ دیجیے کہ وہ اس آگ سے اپنے آپ کو بچائیں کہ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

قرآن نے انکار کرنے والوں کو مسلسل مقابلہ کرنے کی دعوتیں دی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر خداؐ معجزہ کے مسئلے میں زیادہ تر قرآن ہی پر بھروسہ کرتے تھے اگرچہ اس کے علاوہ چند اور معجزات بھی پیغمبر خداؐ سے نقل ہوئے ہیں اور تاریخ کی کتابوں میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

پس چونکہ قرآن ایک زندہ معجزہ ہے اور تمام لوگوں کو اس تک پہنچنے میں کوئی مانع درپیش نہیں ہے لھذا اہم معجزات کی بحث میں "قرآن" کا ذکر ہی کافی سمجھتے ہیں۔

سب لوگ اس چیلنج کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہو گئے تھے؟ جالب نکتہ یہاں ہے کہ قرآن مجید نے مخالفین کے میدان مقابلہ میں آنے پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور مختلف ابھارنے والی عبارتوں سے انکو دعوت دی ہے تا کہ کسی کیلئے کوئی عذر نہ رہ جائے جیسے:

اگر آپ سچے ہیں؟ آپ ہرگز نہیں کر سکتے؟..... تمام لوگوں سے مدد لے سکتے ہیں؟ کم از کم اس سورۃ جیسی ایک سورۃ لائیں، اگر آپ انکار کریں گے تو آگ جو جلا دینے والی ہے وہ آپ کے انتظار میں ہے" یہ سب جملے اس واقعیت کو بیان کر رہے ہیں۔

البتہ یہ تمام چیزیں ایک طرف ہیں اور دوسری طرف پیغمبر خداؐ کا اپنے مخالفین کے ساتھ مقابلہ کرنا معمولی بات نہیں تھی اس لیے کہ اسلام نے نہ صرف یہ کہ ان کے مذہب" کہ جس پر وہ سختی سے عمل کرتے تھے" کو خطرے میں ڈال دیا تھا بلکہ انکے اقتصادی اور سیاسی منافع بھی خطرے میں آ گئے تھے، بالفاظ دیگر اسلام کے نفوذ اور ترقی نے ان کی

تمام تر زندگی کو درہم برہم کر دیا تھا لھذا وہ مجبور تھے کہ اپنی تمام تر طاقت اور قدرت کے ساتھ میدان میں آجائیں۔

انہیں چاہیے تھا کہ تمام تر کوشش اور امکان کے ساتھ پیغمبر اسلام کو جواب دینے کیلئے قرآن جیسی چند آیات لے آتے تا کہ نہ تو قرآن دوبارہ انہیں چیلنج کرتا اور نہ انہیں اپنے مقابل عاجز شمار کرتا اور نہ اس چیز کو اپنی حقانیت پر سند شمار کرتا۔

انھوں نے تمام ان لوگوں سے مدد طلب کی تھی جو اس زمانے کے فصیح و بلیغ لوگ تھے لیکن ہر دفعہ جب وہ قرآن مجید کے مقابلے میں آئے تو انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوئے تاریخ کی کتابوں میں سب کچھ تفصیل سے مذکور ہے۔

ولید بن مغیرہ کی کہانی

وہ لوگ جو قرآن مجید کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے بلائے گئے تھے ان میں ولید بن مغیرہ بھی شامل تھا کہ جسکا تعلق قبیلہ بنی مخزوم سے تھا کہ یہ قبیلہ اس زمانے میں عربوں کے درمیان اچھی تدبیر اور فکر سے مالا مال تھا۔

لھذا کفار نے اس سے یہ درخواست کی کہ اس چیز کے بارے وہ غور و خوض کرے اور قرآن مجید کی حیرت انگیز اور خارق عادت حد تک نفوذ کرنے والی آیات کے بارے اپنا نظریہ بیان کرے۔

ولید بن مغیرہ نے پیغمبر خداؐ سے درخواست کی کہ قرآن مجید کی کچھ آیات تلاوت فرمائیں پیغمبر اسلامؐ نے کچھ آیات سورۃ مبارکہ "حم سجدہ" سے تلاوت فرمائیں، پس ان آیات کا سننا تھا کہ ولید بن مغیرہ کے دل میں ہیجان و اضطراب پیدا ہوا کہ وہ بے اختیار اپنی

جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بنی مخزوم کی قائم کردہ محفل میں جا پہنچا اور اس نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ محمدؐ سے میں نے ایسا کلام سنا ہے کہ جو نہ انسانوں کی گفتار اور نہ جنوں کے کلام کے مانند ہے اور اس کے بعد یہ ولید بن مغیرہ نے اس طرح کہا:

"و ان لهُ لحلاوة و ان علیه لطلاوة و ان اعلاه لمثمر و ان اسفله لمغدق و انه یعلو ولا یعلی علیه"

"اس کی گفتار میں مخصوص مٹھاس تھی اور کلام میں ایک خاص قسم کی ایسی خوبصورتی تھی جیسے ایک توانا درخت پر پھل دار ٹہنیاں ہوں اور وہ مضبوط اور محکم کلام ہے جو ہر چیز سے بلند تر ہے اور کوئی بھی چیز اس کلام سے بلند نہیں ہو سکتی۔

ولید بن مغیرہ کا یہ کہنا تھا کہ قریش کے درمیان آہستہ آہستہ یہ شک پڑنا شروع ہو گیا کہ ولید بن مغیرہ محمدؐ کا چاہنے والا ہو گیا ہے! ابوجہل جلدی میں ولید بن مغیرہ کے گھر پہنچا اور قریش کی یہ بات کہ ولید بن مغیرہ محمدؐ کا چاہنے والا ہو گیا ہے" اسے کہی اور اس کو دوبارہ قریش کی محفل میں آنے کی دعوت دی۔

ولید بن مغیرہ قریش کی محفل میں دوبارہ پہنچا اور اس نے قریش سے کہا:

۱) کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے؟

۲) کیا آپ نے واقعاً آثار دیوانگی اس میں ملاحظہ کیے ہیں؟

حاضرین محفل نے نفی میں جواب دیا پھر ولید بن مغیرہ نے کہا کہ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ بولتا ہے؟ مگر وہ آپ کے درمیان سچا اور امین مشہور نہیں تھا؟!

قریش کے بعض سرداروں نے ولید بن مغیرہ سے پوچھا کہ اس کی طرف کونسی نسبت دینی چاہیے؟ ولید بن مغیرہ نے تھوڑی سی فکر کرنے کے بعد کہا کہ آپ اس کو "ساحر" کہنا شروع کر دیں!

اگرچہ قریش کا پروگرام یہ تھا کہ اس تعبیر "ساحر" سے لوگوں میں سے اس گروہ کو" جو قرآن مجید کے چاہنے والے تھے" محمدؐ سے دور کر دیا جائے لیکن یہ تعبیر "ساحر" خود اس بات پر ایک زندہ دلیل تھی کہ قرآن مجید فوق عادت جذب کرنے والی کتاب ہے پس انھوں نے اس قوت جاذبہ کا نام سحر رکھ دیا لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ قرآن کا دور سے بھی سحر سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

قریش نے ہر جگہ یہ نعرہ لگانا شروع کر دیا کہ محمدؐ زبردست ساحر ہے اور یہ آیات اس کا سحر ہے، اس سے دور ہو جائیں اور یہ کوشش کریں کہ اس کا کلام نہ سنیں! لیکن ان کی یہ ساری کی ساری سازش تمام تر کوشش کے باوجود ناکام ہوئی اور حقیقت کے متلاشی لوگ جو اردگرد کے علاقوں میں رہتے تھے چونکہ ان کے دل پاک تھے اس لیے وہ گروہ گروہ کی شکل میں قرآن کی طرف آنا شروع ہو گئے اور اس پیغام آسمانی کے آب زلال سے سیراب ہونے لگے، دشمن شکست کھا کر پیچھے ہٹنے لگے۔

آج بھی قرآن مجید دنیا کے تمام لوگوں کو مقابلہ کی دعوت دے رہا ہے اور چیلنج کر رہا ہے کہ اگر تم ان آیات کے بارے میں شک اور تردید کا شکار ہو اور اس کلام کو انسانی ذہن کی اختراع خیال کرتے ہو تو اس جیسا کلام لے آؤ اے ہر قوم و ملت کے دانشورو! اے فلاسفرو! اے ادیبو! اے مصنفین!

اس بات سے بھی ہم کاملاً آگاہ ہیں کہ اسلام کے دشمن خصوصاً عیسائی پادری جو کہ